سیکولر حکمرانوں نے اپنی تاریخ کو دہرایا تو ہم بھی اپنی روایت زندہ کریں گے

مرزائیت نواز پالیسی حکومت کو لے ڈوبے گی۔
ڈاکٹر شیر افگن اور ڈراب پٹیل کی "جگالی"
نسیم احمد مرتد ہے۔ مسلمانوں کا نمائندہ نہیں
میاں طفیل صاحب! "گفتگو تو شریفانہ چاہیئے"

سید عطاء المحسن بخاری

نمائندہ خصوصی۔ ملتان

مجلس احرار اسلام کے ناظم اعلیٰ قائد تحریک تحفظ ختم نبوت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے حکومتی سطح پر مرزائیوں کی حوصلہ افزائی پر شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے ۱۴ ستمبر کو دار بنی ہاشم ملتان میں ایک پرہجوم پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے۔

وزیر مملکت برائے پارلیمانی امور (جنہیں وزارت رشوت میں ملی ہے) ڈاکٹر شیر افگن اور سابق جج مسٹر ڈراب پٹیل نے جس بھونڈے انداز میں مرزائیوں کی حمایت اور حوصلہ افزائی کی ہے یہ انتہائی مذموم عمل اور کھلی مرزائی نوازی ہے مرزائیت کا مسئلہ انتہائی حساس مسئلہ ہے اس سے پوری پاکستانی قوم میں ہیجان پیدا ہو سکتا ہے اور اس کے خلاف کارروائی کا رخ بھی شدید تر ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر شیر افگن رشوت کی جس کرسی پر براجمان ہیں وہ صرف اسی کے تقاضے پورے کریں دینیات میں اپنی جہالت کا اظہار نہ کریں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ کفار و مشرکین حقوق و ضروریات میں مسلمانوں کے برابر نہیں ہیں چہ جائیکہ مرتدوں کو مسلمانوں کے برابر کیا جائے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے ایمان کی تجدید کریں اور اپنے پیر و مرشد سے رجوع کریں (اگر کوئی ہے) ڈاکٹر صاحب کے بیان سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ اپنی باطنی وفاداریاں غلام احمد قادیانی کے پوتے سے وابستہ کر چکے ہیں۔

انہیں کم از کم ذوالفقار علی بھٹو کے دور حکومت کے فیصلوں کو مدنظر رکھنا چاہیئے بھٹو کی بیٹی وزیر اعظم پر لازم ہے کہ وہ اپنی پالیسی پر نظر ثانی کرے ورنہ انہیں یہ بات دل میں بٹھا لینی چاہیئے کہ انکی حکومت کو بھی مرزائی نوازی لے ڈوبے گی۔ رائے عامہ اُن کے خلاف ہو جائیگی جسے نہ ان کے والد سنبھال سکے تھے نہ یہ سنبھال سکیں گے۔ نسیم احمد سکہ بند مرتد واجب القتل مرزائی ہے اُسے اقوام متحدہ میں مسلمانوں کا نمائندہ بنایا گیا ہے یہ تاریخ دھراتے

والی بات ہے ۱۹۳۶ء میں ظفر اللہ خاں کو وائسرائے کی ایڈوائزری کونسل کا ممبر بنایا گیا اسمیں بھی انگریز پرست ٹوڈی لیگی جاگیرداروں کا ہاتھ تھا جسے مسلم لیگ کا صدر بنایا گیا۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ بنایا گیا اس نے اپنے ان عہدوں سے ظالمانہ انداز میں ناجائز فائدہ اُٹھایا اور پوری دنیا میں مرزائیوں کے دفاتر، سینٹر بناسکے اور جائیدادیں خرید کے دیں اب پھر نسیم احمد کو ایسا ہی بلند عہدہ دیا گیا جس سے وہ امریکہ میں مرزائیوں کو مسلمان ثابت کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسلمانوں کا نمائندہ ہوں ہم اس پر لعنت بھیجتے ہیں وہ ہرگز ہمارا نمائندہ نہیں ہے موجودہ حکومت کا داویلہ تو یہ ہے کہ وہ عوامی مزاج لیکر آگے بڑھ رہی ہے تو وہ مرزائیوں کے مسئلے پر ریفرنڈم کرا کے پھر نجتہ کر لے پہلا تجربہ ناظم الدین نے کیا دوسرا بھٹو نے تیسرا تجربہ بینظیر کر لے۔

اور نتائج کی ذمہ داری بھی قبول کر لے۔ نوازا ب پٹیل صاحب کو بھی علم ہونا چاہیئے کہ قرآن نے مسلم و مجرم کو مساوی نہیں کہا بلکہ آپ حبیبوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیسے فیصلے کرتے ہو۔؟ پ۲۹ سورۃ نون آنکھیں کھول کر پڑھیں اس سورت کا تو موضوع ہی رسولؐ و دشمنِ رسول ہے۔

ہماری اک روایت ہے ہم نے ۱۹۵۳ء میں ۱۹۷۴ء اور ۱۹۵۳ء میں قربانیاں دیکر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں اور پاکستان کے غداروں کو غیر مسلم اقلیت ڈیکلیئر کرایا ہے اور اب بھی ہم میں دم خم ہے کہ موجودہ حکومت کا مرزائی نواز ذہن ڈھاک دبا سکتے ہیں۔ لبرل اسیکولر سیاستدان اور حکمران اگر اپنی تاریخ دہرائیں گے تو ہم بھی اپنی روایات زندہ رکھیں گے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ میاں طفیل محمد صاحب نے حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کے حوالہ سے ایک بات مکرر کہی ہے کہ "انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری سے کہا کہ آپ جو کہتے ہیں اُسے سن کر جی چاہتا ہے کہ ہم جان سے بھی گزر جائیں لیکن ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابیں پڑھنے سے آپ غلط ثابت ہونے لگتے ہیں" تو اس پر شاہ جیؒ نے کہا کہ دین کا کام کرنا ہے تو مودودی صاحب کے پاس جاؤ۔ باقی تو پیٹ کا دھندہ ہے ؎

اے شیخ گفتگو تو شریفانہ چاہیئے

میاں صاحب پیٹ کا دھندا تو کتابیں بیچنے والوں نے کیا اور آج اُن کی اولاد اُن کے چھوڑے ہوئے پیٹ کے دھندے کی تقسیم پر لڑ رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور اُن کے رفقاء نے آہنی زنجیریں پہنیں اور آہنی سلاخوں کے بلیک ہول میں زندگی بتا دی۔ جان و مال اور ناموس تک

(بقیہ ص ۵۳ پر)